52801-الیکٹرانک گیمز کی دوکان کھولنا

سوال

بچوں کے لیے الیکٹرانک گیمز کی دوکان کھولنے کا حکم کیا ہے، یعنی بچہ دو ریال کے بدلے ایک گھنٹہ کمپیوٹر پر گیم کھیلے، ہمیں علم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرد اور شطرنج کھیلنے سے منع فرمایا ہے، تو کیا یہ گیمز بھی اس کے مشابہ ہیں، اور یہ گیمز بعینہ کیوں ممنوع ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

الیکٹرانک گیمز کھیلنے کی دوکان کھولنے کا حکم ان گیمز کے حکم پر ہی مبنی ہے، سوال نمبر (2898) کے جواب میں اس کا حکم بیان کیا جا چکا ہے، اور اس جواب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگر یہ گیمز اور کھیل کئی ایک ممنوعہ کاموں سے خالی ہوں تو یہ حلال اور مشروع ہونگے، تو اس طرح اگر وہ ممنوعہ اشیاء پر مشتمل نہیں تو یہ گیمز بچوں کو کرایہ پر دینا اور کھیلنے کے لیے ان سے رقم وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ گیمز اور کھیل حرام اشیاء پر مشتمل نہ ہوں، مثلا بے پردہ عورتوں کی تصاویر، اور جادو کے کھیل، اور موسیقی وغیرہ.

اس لیے دوکان کے مالک پر واجب ہوتا ہے کہ وہ ایسی گیمز اور کھیل اختیار کرے جو حرام اشیاء سے خالی ہوں.

دوم :

سوال نمبر (22305) اور (14095) کے جواب میں شطرنج اور نرد (لڈو وغیرہ) کھیلنے کی حرمت کا بیان ہو چکا ہے، اور ان دونوں کھیلوں کی حرمت کی حکمت کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ان اشیاء سے کھیلنا منع ہے؛ کیونکہ یہ ان آلات لہو ولعب میں شامل ہوتے ہیں جو اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روکتے ہیں، اہل علم کے ہاں یہی معروف ہے؛ کیونکہ یہ خیر و بھلائی سے مشغول کر کے اس سے روک دیتے ہیں، اور اس میں ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی کوشش ہوتی ہے، جو کھلاڑیوں کے درمیان عظیم شر کی جانب لے جانے کا باعث بن سکتی ہے، اور انہیں اللہ تعالی کے واجب کردہ اعمال سے مشغول کر کے روک دیتی ہے " انتہی.

دیکھیں : فتاوی ابن باز (98/8).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب نرد کھیلنے والا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان شمار ہوتا ہے، حالانکہ نرد کی خرابی اور فساد ہلکی ہے، تو پھر شطرنج کھیلنے والے سے نافرمان کا نام کیسے سلب کیا جا سکتا ہے، حالانکہ شطرنج کی خرابی اور فساد اس سے بھی بڑی ہے، اور وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے واجب کردہ اعمال میں رکاوٹ ڈالتی اور روکتی ہے، اور کھلاڑی صرف کھیل کے بارہ میں ہی سوچتا ہے، اور اس کا دل اور سارے اعضاء اسی میں مشغول ہوتے ہیں، اور وہ اسی میں اپنی قیمتی عمر ضائع کر دیتا ہے، اور قلیل کھیلنا زیادہ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے، جس طرح قلیل سی شراب نوشی زیادہ اور کثرت سے شراب نوشی کی دعوت دیتی ہے، اور اس میں معاوضہ کے ساتھ کھیلنے کی رغبت بغیر عوض کے کھیلنے سے زیادہ ہوتی ہے ؟

اور اگر اس کھیل میں کوئی اصلا کوئی اور خرابی نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے کہ یہ قمار بازی اور جوے کے ذریعہ مال کھانے تک لے جانے کا ذریعہ ہے؛ تو بھی شریعت میں اس کی حرمت متعین تھی، اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ صرف اس سے کھیلنے میں ہی اتنی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو حرمت کا تقاضہ کرتی ہیں ؟

شریعت کے بارہ میں یہ گمان کیسے کیا جا سکتا ہے کہ وہ دل کو لہو ولعب میں ڈالنے اور اللہ کے ذکر سے روکنی والی اشیاء مباح کرتی ہے، اور اس کے دل کو اس کی دنیاوی اور دینی مصلحتوں سے مشغول کر کے دور کر دے، اور کھلاڑیوں کے درمیان بغض وعداوت اور دشمنی وحسد اور کینہ پیدا کرے، اور قلیل کثرت کی دعوت دے، عقل وفکر کے ساتھ وہی کچھ کرے جس طرح ایک نشئی شخص کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر.

اس لیے اس کا مرتکب شخص اسی طرح ہے جس طرح کوئی شراب نوشی کرنے والا اپنی شراب پر لپکتا ہے، یا اس سے بھی شدید؛ کیونکہ جس طرح ایک شراب نوشی کرنے والا شخص شرماتا اور حیاء کرتا ہے یہ اس طرح نہیں شرماتا، اور نہ ہی اسے کھیلنے سے ڈرتا ہے، اور یہ دونوں بالکل اسی طرح ہیں جس طرح کوئی اپنے بتوں پر لپکتا ہے اور ان کے ساتھ مشغول رہتا ہے " انتہی.

دیکھیں: الفروسیۃ (312).

واللہ اعلم.